© rasailojaraid.com

حلف نامے کا مسئلہ
سپیشل رول

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا قومی اسمبلی کے اجلاس سے ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو خطاب

جسمانی اور دماغی بیماریوں کی طرح اگر صدر میں اعتقادی بیماری بھی موجود ہو تو اسے منصب سے الگ کیا جا سکتا ہے

مولانا عبدالحق: جناب والا! صدر کا عہدہ بڑا اہم ہوتا ہے۔ وہ تمام ملک کا ذمہ دار اور نگران ہوتا ہے۔ اس میں جب یہ کہا گیا ہے کہ جسمانی یا دماغی نااہلیت کی بنا پر اسے الگ کیا جا سکتا ہے تو میری گذارش یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک لفظ اعتقادی خرابی بھی آ جائے اور صدر کے حلف اٹھانے میں جن اعتقادات کا ذکر ہے ان اعتقادات کو چھوڑ دینے کی صورت میں بھی اسے الگ کیا جانا چاہیئے۔ گویا اس صورت میں بھی اس کو مستعفی ہونا پڑے گا یا اسے نااہل قرار دیا جائے گا تو جسمانی و دماغی بیماریوں کے علاوہ اگر اعتقادی امور حلف نامہ میں موجود ہیں۔ اس کے خلاف اگر کوئی باتیں پائی جائیں تو اس کو الگ کر دیا جائے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے جو ترمیم فرمائی ہے۔

مسٹر سپیکر: تقریر فرمائی ہے، ترمیم کوئی نہیں ہے۔

(حالانکہ یہ ترمیم ۸۴ تھی)

مولانا غلام غوث ہزاروی: انہوں نے جو تقریر فرمائی ہے کہ صدر کے لیے جہاں اور شرائط ہیں وہاں اعتقادی خرابی کی بھی شرط لگا دینی چاہیئے تو میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ جب صدر کے منصب کے لیے اس کو صدر بنانے کے لیے جس حلف کی ضرورت ہے، اس حلف میں جو باتیں ہیں اس سے جب وہ مکر جائے اگر وہ غلطی کر جاتا ہے، اسلامی اعتقادات کے خلاف کرتا ہے تو اس حلف کا فائدہ کیا ہوا۔ اس کے علاوہ مسلمان کی شرط کا کیا ایسا ہی اصول ہے۔ اب میری عرض ہے کہ نااہلیت کے لیے جب چند اور چیزیں مثلاً جسمانی دماغی خرابی ہیں اسی طرح اعتقادی خرابی جو حلف میں مذکور ہے اس کے خلاف کوئی عام بات نہیں کرتا جو حلف میں مذکور ہے جو شرائط صدر میں داخل ہے اگر اس کی خلاف ورزی ہو تو اس میں وہ بھی شامل ہونا چاہیئے۔

مولانا عبدالحق کی یہ تقریر ان کی ترمیم ۸۵ پر تھی جس میں دفعہ ۵۰ کی شق میں ترمیم پیش کی گئی تھی کہ جسمانی دماغی نااہلیت کے علاوہ حلف نامے میں دیے گئے معتقدات بدل دیتے یا نظریۂ پاکستان اسلام کی مخالفت میں شہرت پا لینے پر بھی برطرف کیا جا سکے گا۔

© rasailojaraid.com